۱۹۹۰ء کے عشرے میں جب پہلے مسلم لیگ (ن) اور پھر پیپلز پارٹی کے اَدوار میں، کراچی میں فوج اور رینجرز کے ذریعے ایم کیو ایم کی فسطائیت کے خلاف آپریشن ہوا، تو ہم نے اس وقت بھی اپنی اصولی اور حقیقی پوزیشن واضح کی تھی اور آج پھر ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں۔

ہماری نگاہ میں 'متحدہ' کا ایک تو سیاسی چہرہ اور اس کے کچھ سیاسی کام ہیں۔ ان کی دوسری شناخت ایک فاشسٹ گروہ کی بھی ہے، اور یہ گروہ تشدد، ظلم، جبر اور قوت کے مبنی بر فساد استعمال کی خونیں روایت کا علَم بردار ہے۔ جس کو مفادات کی سیاست کرنے والوں نے: خواہ ان کا تعلق جمہوری قوتوں سے ہو یا عسکری عناصر سے، نہ صرف نظرانداز کیا بلکہ اس میں شریک ہوئے اور ان کے سرپرست اور پشتی بان بنے۔ ہم دستور اور قانون کے مطابق ان کی سیاسی سرگرمیوں کا حق اسی طرح تسلیم کرتے ہیں، جس طرح اپنے اور دوسرے سیاسی عناصر کے لیے ضروری سمجھتے ہیں، مگر ان کے دوسرے رُخ کو ہم ہر اعتبار سے مذموم، ملک کے لیے تباہ کن اور جمہوریت کے خلاف اعلانِ جنگ سمجھتے ہیں۔ بگاڑ اور فساد کے جس عذاب سے آج سابقہ ہے، اور اس کے رُونما ہونے میں، ان کے اور چند دوسرے عناصر کی اس فسطائی اور تشدد پر مبنی سیاست کا نتیجہ تصور کرتے ہیں۔

۱۹۹۲ء کے آپریشن کے موقعے پر راقم الحروف نے سینیٹ میں اس وقت کے آپریشن پر مفصل تقریر میں جو کچھ کہا تھا، وہ ریکارڈ کا حصہ ہے۔ یہ تقریر اسی زمانے میں روزنامہ جنگ میں بطورِ مضمون بھی شائع ہوئی تھی۔ ریکارڈ کی خاطر اس کا ایک حصہ یہاں دیا جا رہا ہے کہ کل بھی ہماری مخالفت اصولوں پر مبنی تھی اور آج بھی مبنی برحق ہے۔

ہم ذاتی مفادات یا گروہی عصبیت کے طرف دار نہیں ہیں۔ ہم نے کل بھی 'متحدہ' کے لیے انصاف اور اصل حقائق کی روشنی میں معاملہ کرنے کی بات کی تھی اور آج بھی اسی موقف کا اعادہ کرتے ہیں، لیکن اس وضاحت کے ساتھ کہ جن حقیقی جرائم کے وہ مرتکب ہوئے ہیں، ان پر پردہ ڈالنا اور ان کو نظرانداز کرنا نہ کل صحیح تھا اور نہ آج درست ہے۔ ان پر قانون کے مطابق گرفت ہونی چاہیے تھی اور اگر ماضی میں نہیں ہوئی تو آج ہونی چاہیے۔ لیکن جس جرم کے وہ مرتکب نہیں ہوئے ہیں، تو محض اس لیے کہ آج مقتدر عناصر ان سے ناراض ہیں، ان کو ماورائے حق وصداقت سزا دینا، بہرحال حق اور انصاف کا خون کرنا ہوگا۔ ہم اس سے بڑھ کر یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ اس پورے